© rasailojaraid.com

قسط ۲

حافظ محمد ابراہیم فانی
مدرس دار العلوم حقانیہ

مشاہیر علمائے سرحد

مولانا عبدالوحید قاسمی زروبوی رحمہ اللہ

ایک علمی و ادبی تذکرہ

ادبی مقام | علم کے ساتھ ساتھ ذوقِ ادب ایک بہترین وصف ہے۔ ائمہ اربعہ میں سوائے امام مالک رحمہ اللہ کے (کیونکہ آپ سے کوئی شعر منقول نہیں۔) باقی تمام کو چہ شعر و سخن کے شناسا اور اس بحر بے کراں کے شناور تھے اسی طرح محدثین نے بھی اس صنف میں طبع آزمائیاں کی ہیں۔ چنانچہ امام بخاریؒ امام دارمیؒ۔ امام بیہقیؒ۔ سفیان بن عیینہؒ اور دیگر محدثین عظام کے اشعار مختلف تذکروں میں ملتے ہیں۔

حضرات اکابرین دیوبند کی جامعیت تو مسلّم ہے۔ اس وصف میں بھی یہ حضرات امتیازی حیثیت کے حامل ہیں سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ۔ قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہیؒ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ۔ مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانیؒ۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ۔ حضرت مولانا اعزاز علیؒ۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ۔ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صرف وغیرہم اکابرین کا شعری مذاق ڈھکی چھپی بات نہیں۔

مولانا عبدالوحید قاسمی مرحوم بھی اپنے اسلاف کی طرح اس گلشن بے خار کے بلبل نوا سنج تھے۔ اگرچہ ادب و ذوق شاعری کے ساتھ آپ کو فطری لگاؤ تھا۔ لیکن آپ کی شاعری کسب و اکتساب کی مرہون منت نہ تھی۔ بلکہ یہ وہبی ملکہ فیاض مطلق نے آپ کو خزانۂ غیب سے عطا فرمایا تھا۔ عربی، فارسی، اردو اور پشتو نظم و نثر پر آپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر کچھ اشعار جو صنف شاعری کے مختلف صنائع پر مشتمل ہیں پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ یہ تمام اشعار تقریباً دور طالب علمی سے وابستہ ہیں

عربی شاعری | قطعہ

نظر الاکابر خبیرا نظار الوری ۔۔۔ لکن ما یکفی لمن ھو صادق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولئن حببت لما نظرت لمرشد — فيجلّن الآلام ما يتعارف
ونحن من الذين لهم جلوس — مع الترب الجميل ولا الجميل
فشكوا كم باننا جالسوه — بعيد كل بعد من مثيل
ولو ارسلت خطاً بعد خطٍّ — فيخرج ذاك من حسن المراق
ولو انسدّ باب مراسلاتي — والّا ليس ذاك من المطاق
ايا خطّ اذهب بالسلام الى الذى — لنا ميل طبع ان نراه مجلّلا
وقل من وحيد بعد ذالك ما مضى — عليه من الاحوال قولاً مفصلًا

تضمین

فؤادى بين لاهور ودهلى — يسافر كل يوم فى الصحارى
وما علمى بان هذا الى م — يدوم معى ولا يعطى القرارا
لان اعطى بشارة قتل سيفٍ — غداً احرى صديقى افتخارا
وشانى شان دليل قولٍ — اذا مرّ المنازلُ حين سارا
امرّ على الديارِ ديارِ ليلى — اقبل ذا الجدار وذا الجدار
وما حب الدّيار شغفن قلبى — ولكن حب من سكن الدّيارا

ترحیب

حمدتُ لمن له شان الجلال — ويظهر منه اوصاف الكمال
وبعد تذكرى لله يمناً — اطالب منه خيراً من سوال
فمسئلتى بحضرة تعالى — صلوة محمد مع كلّ آل
الا بعد الفراغ من المحامد — اقول لضيفنا ما للاعالى
مراد منه تكريم لآتٍ — الى دارالعلوم من العوالى
وقولوا ايها الخلّان طراً — له اهلاً وسهلاً بارتجال
وان كنتم علمتم بالخطايا — فسترتها لمن حسن الخصال
كلام لى لهذا الجمع هذا — كفى منى لامر الامتثال
سلوا للمولوى عبدالوحيد — من الرحمٰن روحًا كل حال

مرثیہ

اخذ الاله لهم برفق خليل — واغاثهم بعطاء حسن مقيل
وعفى عن العثرات عنهم كلها — وجزاهم حسناً وخير عديل
ولئن عفى عنهم وادخلهم الى — دارالنعيم ودار كل جميل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیچ ناید از دہالم غیر از ایں پروردگار — عاصیم عبدالوحید عصیانِ ما مغفور باد

اردو شاعری

نعتِ رسول

عجب خلقِ محمدؐ ہے عجب شانِ محمدؐ ہے — سحر نورِ محمدؐ ہے شرف جانِ محمدؐ ہے
بزرگی دی ہے حق نے اس کو نبیوں پر رسولوں پہ — خدا قرآں میں از حد ثنا خوانِ محمد ہے
کسی کا کوئی دربان کسی کا کوئی دربان ہو — جنابِ حضرت جبریل دربانِ محمد ہے
صدائے رب نفسی جب کہ سب انساں لگے کہنے — ندائے امتی یا ربِّ الحانِ محمد ہے
وحید اہلِ حسب بن جا سو سر کہ ہر غرض اپنا — ہوا ہے سر غرض اس کا جو خواہانِ محمد ہے

٭ ٭ ٭

جبینِ احمدؐ کی روشنی سے ہے دیکھ روشن جہاں سارا — ہیں عکس پرتو کے سب مظاہر یہ چاند سورج یہ اک ستارا
نہ ہوگی شان اس کی ایسی کیونکہ ہو جس کی باطن کی یہ صفائی — کہ چند لمحوں میں لامکاں پر زمین سے جا کہ ہو آشکارا
سراجِ بزمِ رسل کے حق میں سو خود خدا نے یہ کہہ دیا ہے — کہ میں نے نورِ مبیں بنا کر تنِ محمد کو ہے سنوارا
خدا کی ہستی کے بعد اس کی ہی ہستی سب سے بہت بڑی ہے — زمین کے ہر سو کے رہنے والو یہی ہے سچا خدا کا پیارا
متاعِ توحید کی امانت سپرد سینوں کو کر کے چھوڑی — بنائے گردوں کے ہر سمندر کو پار کرنا کیا گوارا

وحید کا ہے یہی عقیدہ جہان والوں سے یہ طلب ہے
ہے بس محمد پیمبر کل گناہگاروں کا ہے سہارا

مرثیہ — اپنے ایک عزیز دوست کی والدہ کی وفات پر چند اشعار

ہستئ ہست گئی مادرِ سلطان گئی — چلی بحکمِ قضا سوئے آں جہان گئی
یوں تو ہر شخص کو اک وقت فنا ہونا ہے — لیک مرحومہ بہت تشنۂ ارمان گئی
تار آیا جو یکایک سوئے لاہور و قصور — بدن بدن ہی رہا اور جان جان گئی
آج آزردہ نظر آتے ہیں اورنگ و شکیب — جب کہ از دستِ اجل روحِ شادمان ہوگئی

سکونِ قلب سدا ان کو ہو نصیب وحید
بفیضِ عفو و کرم وہ جو ناتواں گئی

جہاد کشمیر

آپ بھی چلئے مسلماں سایۂ شمشیر میں — غازیوں جیسے عدو کے سامنے کشمیر میں
رہروانِ عزم نیکی کی غنیمت ہے یہی — ہر زد و ضرب و قدم میں اجر ہے بہتر میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لك ان تنحوُ الی ادارۃ دیوبند — وسکینۃ الاحباب منك مجرّب
ومثل ذالك دعوتی عبدالوحید — ومنیحۃ الایفاء منك ملنصب

فارسی شاعری | فارسی شعروادب میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خداداد ملکہ عطا فرمایا تھا۔ اس بارے میں کہا کرتے تھے۔ کہ زیب النساء جو اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی صاحب زادی تھی۔ تمام وجہ علوم وفنون حتیٰ کہ تصوف ومعقول میں بھی آپ کو کافی درک تھا۔ شعروشاعری میں تمام درباری شعراء پر آپ کو فوقیت حاصل تھی۔ ایک دفعہ اس نے ایک غزل لکھی۔ اس کے آخر میں تعلی آمیز انداز سے کہا تھا۔ کہ کوئی شاعر اس جیسی غزل لکھے تو میں اس کے ساتھ شادی کرلوں گی۔ اس وقت درباری شعراء میں ناصر علی نامی شاعر نہایت ہی بذلہ سنج اور نکتہ رس تھا۔ اس نے اس کے مقابلہ میں غزل لکھی۔ اور آخر میں یہ کہا کہ میری شادی زیب النساء کے ساتھ ہوگئی۔ اس پر زیب النساء کو بہت غصہ آیا۔ اور ناصر علی کو برا بھلا کہا۔ اس وقت وہ دونوں غزلیں آپ نے سنائیں اور ان کے ساتھ اسی بحر اور ردیف وقافیہ میں اپنی غزل کہی۔ جو یقیناً ان دونوں غزلوں کے ہم پلہ تھی۔ افسوس کہ ان تینوں غزلوں میں ایک بھی شعر حافظہ میں محفوظ نہیں۔ ورنہ اس تمثیلی مشاعرہ سے محظوظ ہوتے۔

قیام دارالعلوم دیوبند کے دوران حضرت مدنی رحمہ اللہ (غالباً) کے صاحبزادے کی وفات پر مرثیہ لکھا تھا۔ جس میں فارسی کے قدیم اساتذہ مثلاً فردوسی۔ نظامی۔ خاقانی۔ قاآنی۔ خسرو اور سعدی کا رنگ نمایاں نظر آرہا تھا۔ میرے والد حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب قدس سرہ صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ جن کا فارسی ذوق نہایت بلند اور مثنوی مولانائے روم کے عظیم الشان شارح وترجمان ہونے کے ساتھ ساتھ فارسی شاعری میں خصوصاً مرثیہ لکھنے میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ آپ نے اس مرثیہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ مرثیہ فارسی ادب کا اعلیٰ شاہکار ہے۔ دست برد زمانہ سے وہ مرثیہ بھی محفوظ نہیں رہا۔ البتہ اس کا مقطع لوح ذہن پر نقش ہے۔

در تحیّر مانده اند عالم به توعبدالوحید
کز ثریٰ آواز مدحت تا ثریا مے رود

اپنے ایک دوست کو حج پر یوں مبارک دی ہے۔

صد مبارک باد و رحمت از در معبود باد — بر شمایان لعنت وی بر تن مردود باد
باد مقبول حج تو یادگیراں محمد صدیق — فضل او بر تو ہمیشہ ثابت وموجود باد
ہست فیضانش بتو از حد زیادہ یار فیق — زینکہ دادہ علم تو را بر سرت ایں جود باد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فهو لاحق به وهذا شانه — وجليل شان خير شان جليل

الهجاء

لمن شفتاه اغلظ كل غلظ — تحيه لعنة منى دواما
وسعة باب فمك اخت نار — كانك جامع فيها اللئاما
فلعنة ربنا اعداد رمل — على من مزّج الخير الحراما
وصفرة لون جلدك عين عار — لعل ببطنك المرض الجذاما
ومن عينيك يقطر دمع جرح — وانت تعاذل الناس الكراما
ويزدحم الرياح لديك عشقاً — ومنك يفوح نتن ذا الى ما

منظوم خط: اپنے ساتھی مولانا فضل ہادی قاسمی کے نام منظوم خط

لقد ارسلت مكتوب الوداد — الى لحسنى فضلك فضل هادى
سوى الالفاظ ما عندى بشئ — رفيقى مورث شكر الجهاد
فان المرء مشكور بخير — كما ان ليس ذالك بالعناد
لامر اى امر كان وقت — تميز به الخبيثة عن سداد
واحسان على لكل مرء — عظيم. ينتهى ثغر الشداد
فهذا من وحيد نظم نثر — يحاضر نيلك فاقبل بالود

مولانا سید تقویم الحق حلیمی نے آپ کو یہ قطعہ لکھا اس کا یہ آپ کی طرف سے جواب ملاحظہ ہو۔

يقول اناس ليلة القدر ذاوذا — فقلت وما فى تفوهت من نكر
اذا نال قلب مقلق غاية المنى — وارضاه حب ذالكم ليلة القدر

لقائى مع المحبوب فى الليل ايـة — اما ذالك الليل لى ليلة القدر
فمن قال ان ليلة القدر مبهم — لعل له وصلة غبرة الدهر
ذهبت بنا اليوم الذى لى مذهب — من خير حولك خيرما هو مطلب
حدثان رجعة رغبة النفس التى — من شانها ان تستقر وتذهب
لمسيرتى خوراً لفرط ضرورة — ولقاء عرضك مالدى لا طيب
فوربنا اثبتت صبابة نيله — ولنحو هذا النيل فى الاحلب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجھ کو ستا رہی ہے الٰہی وطن کی یاد　　یا رب کرم کرم مجھے تبدیل کیجیے
ساکن جو ہو وحید تو مسکن ہو کوئی ورے　　بستی کی مسافت کو کچھ قلیل کیجیے

پشتو شاعری | پشتو آپ کی مادری زبان ہے۔ اس میں آپ نے کافی شاعری کی ہے۔ حمد و نعت کے بہترین نمونے غزلیات، نظمیں، قطعات اور نصائح غرض ہر صنف کو آزمایا ہے۔ یہاں پر طوالت کے خوف سے صرف ایک مرثیہ جو کسی عالم کی وفات پر لکھا گیا درج کیا جاتا ہے۔

خنجر د هجر بنخ مړ شو په سر د جګر نن　　مخبر چه د عالم د مرګ په مونږ که خبر نن
عالم حسن اخلاق وو خوش خلقه خوش مذاق دو　　راغب د قضا لوړته کړو قضا او قدر نن
مشتاق وو دے بقاته د خدائے رسول لقاته　　اسان پر مهربانه کړے دا او زد سفر نن
حاجت روا خدایه مطلوب ئے کړ ترحا به　　شادان ئے کړ مرقد کنبر د جنت په ثمر نن
طالب متعلم دے مضطر من کلمه د ــــ　　ساتل دے عبد توبه د قدس په در نن ❖

مؤتمر المصنفین کی ایک تازہ تاریخی پیشکش

قادیان سے اسرائیل تک

تالیف واشاعت ــــــــ مؤتمر المصنفین

"قادیانیت مذہبی سے زیادہ ایک اسلام دشمن سامراجی سیاسی تنظیم ہے، برطانوی سامراج اور یہودی صیہونیت نے اس سیاسی تحریک کو عالم اسلام کے خلاف کیسے کیسے استعمال کیا؟ اسرائیل کے قیام میں اس کا کردار کیا تھا؟ ایسے تمام مخفی گوشوں کا پہلی بار جائزہ مستند اور مدلل انداز میں تحقیقی جائزہ"

کتاب کے تیرہ ابواب کی ایک جھلک ہر باب کئی ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے

۱ــ سیاسی تحریک مذہبی بہروپ　۵ــ سیاسیات دور ثانی　۹ــ عالمی استعمار کے گماشتے
۲ــ یہودی مسیح موعود　۶ــ مرزا محمود کی لندن یاترا　۱۰ــ جنگ عظیم اور قادیانی تحریک کار
۳ــ سامراجی صیہونی آلہ کار　۷ــ لندن منصوبے کی تکمیل　۱۱ــ تحریک پاکستان اور قادیان
۴ــ حکیم نورالدین کا دور　۸ــ نئے مبلغ نئے فتنے　۱۲ــ اقوام متحدہ اور مسئلہ فلسطین
۱۳ــ یہودی ریاست کے سائے میں

بلاشبہ اس موضوع پر پہلی ایسی مستند اور محققانہ کتاب

جسے کیلئے
صدہا قادیانی غیر قادیانی اور یورپی ماخذ کو کھنگالا گیا ہے۔
آج ہی طلب فرمائیں ــــ تبلیغ کے لئے سو نسخے طلب کرنے والوں کو ۳۳ فی صد رعایت۔
قیمت: ۲۵/- روپے، صفحات: ۲۲۴، کاغذ: عمدہ، طباعت: وندانیک/آفسٹ، ٹائیٹل جدید طرز

مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور
ــــ پاکستان ــــ

افغانستان پر روسی جارحیت اور مؤتمر المصنفین کی اہم پیشکش

روسی الحاد

پس منظر و پیش منظر

تالیف واشاعت ــــــــ مؤتمر المصنفین

سوشلزم اور کمیونزم حریت اقوام، آزادی افکار کا غاصب اور دیگر مذاہب کا عظیم دشمن اور انسانی و اخلاقی قدروں کا کن کن طریقوں سے باغی ہے؟ ان سب باتوں کا جواب اور کمیونزم کی فکری نشو و نما، جنگ اقتدار، مظالم اور چیرہ دستیوں، مستقبل کے ناپاک عزائم کا تحقیقی اور تفصیلی جائزہ۔

اہم ابواب کی ایک جھلک جبکہ ہر باب کئی ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے

۱۔ محرکات و عوامل　۴۔ سوشلزم کی چیرہ دستیاں
۲۔ سوشلزم کا فکری سفر　۵۔ مذہب و اخلاق دشمنی
۳۔ عملی سرگرمیاں اور جنگ اقتدار　۶۔ سامراجی تسلط۔ روس اور افغانستان، پاکستان اور سوشلزم

افغانستان پر ظالمانہ یلغار کے بعد روس پاکستان کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ آئیے عملی جہاد کے ساتھ ساتھ علمی و فکری جہاد کیلئے بھی کمربستہ ہو جائیں ــ ایک بھیانک اور مکروہ چہرہ جسکو بے نقاب کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے

بلاشبہ اس موضوع پر ایک مستند اور تحقیقی کتاب

جس کیلئے صدہا ماخذ کو کھنگالا گیا ہے
قیمت ۱۲ روپے صفحات دو سو کاغذ و طباعت عمدہ۔ تبلیغ کے لئے سو نسخوں پر ۳۳ فیصد رعایت
آج ہی طلب فرمائیں

مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور، پاکستان

© rasailojaraid.com